Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily **ALFAZL** RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۲۸ ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ ۱۹ نبوت ۱۳۵۸ ہش ۱۹ نومبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۶۳

عابد کے مقابلے میں نفع رساں وجود کی عمر زیادہ ہوتی ہے

کامل عابد دراصل وہی ہو سکتا ہے جو دوسروں کو نفع پہنچائے

ارشادِ باری تعالیٰ

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ۚ (البقرہ: ۱۷۸)

ترجمہ:۔ ... کامل نیک وہ شخص ہے جو اللہ، روز آخرت، ملائکہ (الٰہی) کتاب اور سب نبیوں پر ایمان لایا۔ اور جس نے اُس (یعنی اللہ) کی محبت کی وجہ سے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کو اور سوالیوں کو نیز غلاموں (کی آزادی) کے لئے (اپنا) مال دیا۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ (بخاری)

ترجمہ:۔ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا اسلام بہتر ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو بھوکے کو کھانا کھلائے اور جس کو تو پہچانتا ہے اس کو بھی سلام کہے اور جسے نہیں پہچانتا اس کو بھی سلام کہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"قرآن شریف نے ایک اصول بتایا ہے وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِى الْاَرْضِ یعنی جو نفع رساں وجود ہوتے ہیں انکی عمر دراز ہوتی ہے ...... اَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ کے مقابل پر ایک دوسری آیت ہے جو دراصل اس وسوسہ کا جواب ہے کہ عابد کے مقابل نفع رساں کی عمر زیادہ ہوتی ہے اور عابد کی کیوں نہیں ہوتی؟ اگرچہ میں نے بتایا ہے کہ کامل عابد وہی ہو سکتا ہے جو دوسروں کو فائدہ پہنچائے لیکن اس آیت میں اور بھی صراحت ہے اور وہ آیت یہ ہے۔ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّىْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ یعنی ان لوگوں کو کہہ دو کہ اگر تم لوگ رب کو نہ پکارو تو میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ وہ عابد کی پرواہ کرتا ہے۔ وہ عابد زاہد جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ بنوں اور جنگلوں میں رہتے اور تارک الدنیا تھے ہمارے نزدیک وہ بودے اور کمزور تھے کیونکہ ہمارا مذہب یہ ہے کہ جو شخص اس حد تک پہنچ جاوے کہ اللہ اور اس کے رسول کی کامل معرفت ہو جاوے وہ کبھی خاموش رہ سکتا ہی نہیں۔ وہ اس ذوق اور لذت سے سرشار ہو کر دوسروں کو اس سے آگاہ کرنا چاہتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۹۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۹ نبوت / نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

میری بہو اور مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب آف جہلم کی صاحبزادی سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر ارشد محمود احمد صاحب ملتان مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۷۹ء صبح ساڑھے سات بجے وفات پاگئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ کی عمر قریباً ۳۰ سال تھی۔ انہوں نے تھوڑا عرصہ قبل ہی وصیت کی تھی۔ مرحومہ نے دو بچے بعمر ۹ سال اور ۸ سال اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

۱۲ نومبر ۱۹۷۹ء بعد نماز فجر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور لواحقین کو شرف مصافحہ بخشا اور ان کی دلجوئی فرمائی۔

مرحومہ کو فی الحال امانتاً قبرستان ربوہ میں دفن کیا گیا ہے۔ تدفین کے بعد مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں نیز مرحومہ کے خورد سالہ بچوں کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور ان کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین

قاضی محمد اسحاق بسمل
ناظم انصار اللہ ضلع ملتان

جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت کے ماتحت احباب جماعت کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال ہمارا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۵۸ ہش مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۹ء کو مرکز سلسلہ احمدیہ ربوہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب اس مبارک جلسہ میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پبلشر: مسعود احمد؛ پرنٹر: سید عبدالحی؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۸ ؍ ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ
۱۹ ؍ نبوت ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئی نسلوں کی تربیت کا ایک مہتم بالشّان آسمانی ذریعہ

احمدی ہونے کی حیثیت میں ہمارے کندھوں پہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی عظیم ذمہ داری ڈالی ہے۔ اس عظیم اور گراں بہا ذمہ داری کو کما حقہٗ ادا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ہر نئی نسل کی اس رنگ میں تربیت کریں' ان میں خدمت دین کی ایسی رُوح پھونکیں اور انہیں ذوق و شوق اور ولولۂ عشق سے ایسا مالامال کریں کہ ہر نئی نسل دُنیا بھر میں اسلام کی اشاعت اور سربلندی کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرتی چلی جائے اور اُس وقت تک پیش کرتی چلی جائے جب تک کہ اسلام کرۂ ارض پر پوری طرح غالب نہ آجائے اور اس کا یہ غلبہ اپنے کمال کو نہ پہنچ جائے۔

خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے نئی نسلوں کی تربیت کا اہم اور بنیادی کام یوں تو مرکزی تنظیم اور اُس کے متعدد ذیلی اداروں کے تربیتی پروگراموں، مساعی اور سرگرمیوں کے ذریعہ جماعت میں سارا سال ہی جاری رہتا ہے تاہم اللہ تعالیٰ نے ان سرگرمیوں اور مساعی کو بارآور کرنے اور ان کے ثمرات کو اپنی غیر معمولی برکتوں اور رحمتوں کا آئینہ دار بنانے کے ایک ایسے آسمانی وسیلہ کا اہتمام کیا ہے کہ جو تربیتی نقطۂ نگاہ سے خود ہمارے اور ہماری نئی نسلوں کے اندر ایک انقلاب عظیم برپا کر دکھاتا ہے۔ حتّٰی کہ ہر سال ہی اس آسمانی ذریعہ کی انقلاب انگیز تاثیر کو خود اپنے وجودوں میں مشاہدہ کرکے ہمارے دل پکار اُٹھتے ہیں ؎

جو دَور تھا خزاں کا وہ بدلا بہار سے — چلنے لگی نسیم عنایاتِ یار سے
جاڑے کی رُت ظہور سے اس کے پلٹ گئی — عشقِ خدا کی آگ ہر اک دل میں اٹھ گئی
جتنے درخت زندہ تھے وہ سب ہوگئے ہرے — پھل اس قدر پڑا کہ وہ میووں سے لد گئے

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ اوّل)

ہر نئی نسل میں خدمتِ دین کی رُوح پھونکنے اور ان میں ذوق و شوق اور ولولۂ عشق پیدا کرنے اور زندہ درختوں کو ہرا کرکے انہیں میووں سے لادنے اور دلوں کو عشق خدا کی آگ سے گرمانے والا وہ آسمانی ذریعہ ہے ہمارا مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ۔ اس کی ایک عظیم الشان برکت کے طور پر اس میں اپنے والدین کے ہمراہ شرکت کرنے والے بچوں میں دین کی ایسی لگن پیدا ہوتی ہے اور خدمتِ دین کا ایسا جذبہ ابھرتا ہے کہ اس میں سال بہ سال شرکت کے نتیجہ میں بچے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا شاندار نمونہ پیش کرنے کی اہلیت سے بہرہ ور ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ اس لئے نہ صرف یہ ضروری ہے کہ احباب خود جلسہ سالانہ میں شرکت کی سعادت سے بہرہ ور ہوں بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے اہل و عیال کو بھی اپنے ہمراہ لاکر انہیں اس سعادت سے بہرہ ور کریں اور ان کی صحیح تربیت کے اہم فرض سے سبکدوش ہوں۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نئی نسلوں کی تربیت کے ضمن میں جلسہ سالانہ کی عظیم الشان اہمیت اور اس کی انقلاب انگیز تاثیر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ہر وہ شخص جس کے لئے جلسہ سالانہ کے موقع پہ پہنچنا ممکن ہے اگر یہاں آنے میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کا لازمی اثر اس کے ہمسایوں اور اس کی اولاد پر پڑے گا۔ مَیں نے دیکھا ہے جو دوست سال بھر میں ایک دفعہ بھی جلسہ سالانہ کے موقع پہ آجاتے ہیں اور اپنے اہل و عیال کو ہمراہ لاتے ہیں ان کی اولادوں میں احمدیت قائم رہتی ہے۔ اور گو ان بچوں کو احمدیت کی تعلیم سے ابھی واقفیت نہیں ہوتی مگر وہ اپنے والدین سے یہ ضرور کہتے رہتے ہیں کہ ابّا ہمیں لے چلو۔ اس طرح بچپن میں ہی ان کے قلوب میں احمدیت گھر کرنا شروع کر دیتی ہے اور آخر بڑے ہو کر وہ اپنی احمدیت کا شاندار نمونہ پیش کرنے پر قادر ہو جاتے ہیں۔ پھر بچوں کے ذہن کے لحاظ سے بھی جلسہ سالانہ کا اجتماع ان پر بڑا اثر کرتا ہے۔ بچہ ہمیشہ غیر معمولی چیزوں اور ہجوم سے متاثر ہوتا ہے۔ پس جلسہ سالانہ پر آکر وہ نہ صرف ایک مذہبی مظاہرہ دیکھتا ہے بلکہ اپنی طبیعت کی جدت پسندی کے لحاظ سے بھی تسلّی پاتا ہے اور یہ اجتماع اس کے لئے ایک دلچسپ اور یاد رکھنے والا نظارہ بن جاتا ہے۔ غرض جو باپ جلسہ پہ آتے ہیں وہ اپنی اولاد کے دل میں بھی یہاں آنے کی تحریک پیدا کر دیتے ہیں اور کبھی نہ کبھی ان کے بچے کا اصرار بچے کو جلسہ پر لانے کا محرک ہو جاتا ہے۔"

(الفضل ۱۸ ؍ دسمبر ۱۹۳۷ء)

اسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محض لاپرواہی کی وجہ سے جلسہ میں شرکت نہ کرنے کو ایک ایسا ظلم قرار دیا جو والدین نہ صرف خود اپنے پر بلکہ اپنے ساتھ اپنی اولاد پر بھی ڈھاتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:-

"پس ان ایام (یعنی جلسہ سالانہ کے ایام) میں (مرکز سلسلہ میں) آنا کسی ایسے بہانے یا عذر کی وجہ سے ترک کر دینا جسے توڑا جا سکتا ہو، جس کا علاج کیا جا سکتا ہو صرف ایک حکم کی نافرمانی ہی نہیں بلکہ اپنی اولاد پر بھی ظلم ہے۔" (ایضاً)

الغرض ہمارا مقدس جلسہ سالانہ جو بیشمار بابرکت مصالح پر مشتمل ہے خود ہماری اور ہماری نئی نسلوں کی دینی تربیت کے ایک آسمانی ذریعہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ وہ مہتم بالشان ذریعہ ہے جس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اسے برکتوں، رحمتوں اور انقلاب انگیز تاثیروں سے بھرپور و معمور فرمایا ہے۔

قطعات

چیر کر ذرہ کا سائز ڈاکٹر عبدالسلام — ہو گئے مقصد میں فائز ڈاکٹر عبدالسلام
نام روشن کر دیا دنیا میں پاکستان کا — لے گئے نوبل پرائز ڈاکٹر عبدالسلام

ایک زندہ سعیٔ پیہم ڈاکٹر عبدالسلام — نازِ فخرِ نسلِ آدم ڈاکٹر عبدالسلام
رہ گئے حیرت زدہ سب ماہرینِ عقلیات — پا گئے وہ رازِ ایٹم ڈاکٹر عبدالسلام

نازِ پاکستان و فخرِ عالمِ اسلام آج — دے رہا ہے اب تجھکو ذرّہ جوہر بھی باج
یعنی وہ پہلا مسلماں ڈاکٹر عبدالسلام — زیبِ سر نوبل پرائز کا ہوا ہے جس کے تاج

فہمِ عبدالسلام پہ جس نے — وا کئے ہیں دقائقُ الاشیاء
ہے یہی وہ دعاءِ الہامی — "رَبِّ اَرِنِیْ حَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ"[ص۱]

(قیس مینائی نجیب آبادی۔ کراچی)

ص۱ :- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الہامی دُعا۔ تذکرہ (طبع دوم) صفحہ ۲۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلیبی موت سے نجات پانے والا پیغمبر

رسالہ "تصلیب مسیحؑ" پر ایک نظر

مکرم شیخ عبد القادر صاحب ۲۱۵ رستم پارک نواں کوٹ لاہور

(۲)

سیّاح پیغمبر

طیب سلیم لکھتے ہیں:۔

"یسوع میں یہ طاقت کہاں سے آگئی کہ انہوں نے (صلیب کے چالیس دن بعد) جو یروشلم سے بھاگنا شروع کیا تو کشمیر میں جا کر دم لیا؟"

اس کے جواب میں یہ مدِّ نظر رہے کہ جماعت احمدیہ کا موقف یہ ہے کہ حضرت مسیحؑ سیّاح نبی تھے۔ جس طرح ایک سیّاح منازلِ سفر طے کرتا ہے۔ اسی طرح پورے طور پر صحت یاب ہونے کے بعد حضرت مسیحؑ بلاد شرقیہ کے سفر پر روانہ ہوئے اور ایک عرصہ کے بعد پاکستان کے شمال مغربی علاقہ میں پہنچے۔ بالآخر کشمیر میں داخل ہوئے اور اردگرد کے بلاد اور ممالک میں گھومتے رہے۔ یہ تو طیب سلیم صاحب بھی مانتے ہیں کہ توما حواری "رسولِ ہند" تھے اور کمزور و لاغر بدن۔

سوال یہ ہے۔

ان میں یہ طاقت کہاں سے آئی کہ انہوں نے یروشلم سے بھاگنا شروع تو ٹیکسلا میں آکر دم لیا۔

پطرس بوڑھے تھے انجیل میں لکھا ہے کہ یروشلم میں قید تھے۔ زندان خانہ ٹوٹا نکلے اور بابل میں جا کر دم لیا۔ اور پھر روم میں آگئے۔

ان میں طاقت کہاں سے آگئی کہ انہوں نے یروشلم سے بھاگنا شروع کیا اور بابل میں اور پھر روم میں آکر دم لیا۔

یہ بھی تو بتایا ہوتا کہ کشمیر آسمان سے بھی دور ہے؟ ایک گوشت پوست کے زخمی لاغر اور ناتواں آدمی میں یہ طاقت کہاں سے آگئی کہ وہ یروشلم میں کوہِ زیتون سے سیدھا آسمان پر چلا گیا اور خدا کے داہنے ہاتھ پر جا کر براجمان ہو گیا۔

انجیل میں ہے کہ بادلوں میں بیٹھ کر آسمان پر گئے تھے۔ بادل تو چند میل کے بعد ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔ اس کے بعد زخموں سے چور بدن کا سفر کیسے کٹا؟ اگر روشنی کی رفتار سے بھی یہ سفر طے ہوا تو عرشِ خدا پر پہنچنے کے لئے کتنا عرصہ درکار ہو گا؟

عہدِ حاضر کا کوئی آئن سٹائن ہی بتا سکتا ہے۔

سکندر اعظم یونان سے چلا۔ دریائے جہلم کے کنارے تک مع افواج قاہرہ کے چلا آیا اور وہ بھی ۳۲۶ قبل مسیح میں۔

ابن بطوطہ نے سارے ایشیا کو قدموں کے نیچے روند ڈالا۔ ایک سیّاح پیغمبر آسمان پر بلا روک ٹوک جا سکتا ہے زمین پر سفر نہیں کر سکتا؟ مذاہب کی دنیا میں عقیدے بھی کتنے عجیب و غریب ہوتے ہیں۔ بروئے بائیبل اگر بنی اسرائیل عراق۔ ایران اور ہند تک منتشر ہو سکتے ہیں تو رَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ان ممالک میں کیوں نہیں آسکتا؟

حضرت مسیحؑ کے سوانح کا بڑا حصہ انجیل میں نہیں ہے

طیب سلیم صاحب کا سب سے بڑا اعتراض یہ ہے۔

"پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جناب مسیحؑ نے تیس سال کی عمر میں تبلیغ شروع کی ۳۳ سال کی عمر میں مصلوب کئے گئے صرف تین سال انہوں نے تبلیغ کی اور وہاں پر اتنے مسیحی ہو گئے۔ لیکن وہ ۳۳ سال کی عمر میں کشمیر آئے اور ۱۲۰ سال کی عمر تک زندہ رہے۔ اس طرح ۸۷ سال تک منادی کرتے رہے اور ایک بھی مسیحی نہ ہوا۔ افسوس"

جواباً گذارش ہے انجیل یوحنا کے آخری ورق پر یہ وضاحت ہے کہ ہمارے آقا کے حالات یہی کچھ نہیں ہیں صلیبی واقعہ کے بعد کے دورِ زندگی کے کچھ حالات بیان کرنے کے بعد لکھا ہے:۔

"اور بھی بہت کچھ ہے جو یسوع نے سرانجام دیا۔ اگر یہ سارے حالات بالتفصیل حیطۂ تحریر میں لائے جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ جو کتابیں لکھی جائیں ان کے لئے دنیا میں گنجائش نہ ہوتی۔"

(نیو انگلش بائبل)

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ مبالغہ ہے یا ترجمہ کی غلطی۔ اور محاورے میں مبالغہ کسی حد تک روا بھی ہے۔ جیسے ہم محدود چیزوں کو بے شمار اور بے حد و حساب کہتے ہیں۔ اس سے قطع نظر یہ امر واضح ہے کہ یوحنا کے مکتبِ فکر میں یہ بات مسلّم تھی کہ حضرت مسیحؑ کے یہی کچھ حالات نہیں ہیں۔ جو انجیل میں ہیں۔ بالخصوص دوسرے دورِ زندگی کے۔ بے شمار حالات ہیں جو کہ ناقابلِ بیان ہیں۔ طیب سلیم کو ہمارا ممنون ہونا چاہیئے کہ ہم نے ۸۷ سالہ کے حالات کا بند دروازہ کھول دیا ورنہ انجیل کے تتمہ کی وضاحت ناممکن تھی۔

انجیل یوحنا کی رُو سے حضرت مسیحؑ کی زندگی کے دو دور ہیں۔ حضرت مسیحؑ نے فرمایا:۔

"میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو کہ میرے اس گلے میں شامل نہیں ہیں مجھے ان کو بھی اپنے میں شامل کرنا ہے۔ وہ میری آواز سنیں گی، پھر ایک ہی گلہ اور ایک ہی چرواہا ہو گا"

(یوحنا ۱۰/۱۶)

یہود نے بھانپ لیا کہ حضرت مسیح کا ارادہ جلا وطن یہودیوں کے پاس جانے کا ہے۔

(یوحنا ۷/۳۵)

گویا حضرت مسیح کا پہلا دورِ زندگی ارضِ کنعان سے تعلق رکھتا ہے۔ بائیبل میں ہے کہ بنی اسرائیل بلادِ شرقیہ میں ہندوستان تک منتشر ہیں (صحیفہ آستر) ان تک ہی حضرت مسیحؑ نے جانا تھا۔ لہذا انجیل کے آخر میں وضاحت کر دی گئی کہ بعد از صلیب آپ کے یہی کچھ حالات نہیں ہیں۔ بے شمار اور بے حد و حساب مواد اور بھی ہے جو کہ منظرِ عام پر نہیں لایا گیا۔

اب فرمائیے ۸۷ سال کی زندگی جو اس کے کارہائے نمایاں پر روشنی ڈالنا کتنا ضروری ہے اس کے بغیر حضرت مسیحؑ کا مشن ادھورا اور نامکمل ہے۔ اور انجیل کا حرفِ آخر تک مکتوم۔

۸۷ سالہ دورِ حیات کے عیسائی کہاں گئے؟

طیب سلیم صاحب کو افسوس ہے کہ اس دورِ زندگی میں ایک بھی عیسائی نہیں ہوا افسوس کرنے کی ضرورت نہیں۔ خوشخبری ہو کہ بہت سے لوگ اس دورِ حیات میں حضرت مسیحؑ کے دامن سے وابستہ ہوئے۔ لیکن آپ انہیں اسی طرح بھول گئے جس طرح بنی اسرائیل کے اسباطِ عشرہ فراموش ہو گئے۔ یہ مسلّم امر ہے کہ بلادِ شرقیہ میں بنی اسرائیل کے دس فرقے گم ہیں۔ تاریخ میں ان کا نام ہی "گمشدہ اسباط" ہے۔ اگر بنی اسرائیل مل جاتے ہیں تو رَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ کا پتہ مل جائے گا۔ تلاش شرط ہے

اب کچھ سوال ہمارے بھی ہیں۔ جلا وطنی کے بعد کنعان میں بنی اسرائیل کے دو فرقے آباد ہوئے وہاں یہودیت کا اتنا شہرہ تھا جن بلاد شرقیہ میں دس فرقے کھپ گئے۔ وہاں ان کا۔ ان کے مقدس لٹریچر کا نام و نشان ہی نہیں ملتا۔

آپ کے پاس اس سوال کا کیا جواب ہے؟

پھر ایک اور سوال ملاحظہ ہو۔

پطرس کا روم میں جانا غیر یقینی بات ہے۔ وہاں محض روایت کی بنیاد پر ویٹی کان بن گیا۔ ٹیکسلا میں توما کی آمد یقینی روایت پر مشتمل ہے۔ ٹیکسلا کی کلیسیا کیا ہوئی؟

اس سوال کا جواب پادری برکت اللہ صاحب ایم اے نے بالتفصیل دیا ہے۔

پاکستان کے شمال مغرب میں زمانہ قدیم میں جگہ جگہ کلیسائیں موجود تھیں اب معدوم کیسے ہوگئیں؟ اس سوال کے جواب میں لکھتے ہیں :-

"ابھی کل کی بات ہے کہ لاکھوں ہندو اور سکھ مغربی پنجاب میں بستے تھے۔ جو صدیوں سے نسل در نسل وہاں رہتے چلے آئے تھے۔ لیکن اب وہاں گنتی کے چند رہتے ہیں۔ اور ایک سکھ بھی ڈھونڈے سے نہیں ملتا۔ علیٰ ھذا القیاس محمد بن قاسم کے ایام سے پہلے مسیحی کلیسائیں بکثرت شمالی ہند اور پنجاب میں موجود تھیں جو محمود غزنوی۔ محمد غوری اور سلاطین دہلی۔ منگول حملہ آوروں، اور تیمور کے حملوں کے وقت، صدیوں کے دوران میں نابود ہوتی چلی گئیں۔ حتیٰ کہ بابر کے وقت بہت کم مسیحی کلیسائیں زندہ رہ گئیں۔"

(سلطنت مغلیہ اور مسیحیت ص ۴۳، ۴۴)

پھر لکھتے ہیں :-

"مقدس توما ٹیکسلا میں سنہ ۴۸ء کے قریب وارد ہوئے اور اس نے جا بجا مسیحی کلیسائیں قائم کردیں۔ جو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرتی گئیں۔ جب کشان قوم نے ٹیکسلا اور اس کے نواحی علاقہ کو برباد کردیا تو وہاں کے بہت سے مسیحی بھاگ کر پنجاب، شمالی ہند اور وسط ہند کے شہروں میں پناہ گزین ہوئے۔ اسی طرح افغانستان اور بلوچستان کے قرب و جوار میں بیسیوں کلیسائیں آباد تھیں۔"

(تواریخ کلیسائے ہندوستان حصہ سوم ص ۴۳۵، ۴۳۶)

کیا یہی جواب حضرت مسیحؑ کی تشریف آوری کے بارے میں نہیں دیا جاسکتا؟ حضرت مسیحؑ کی امت ہندوستان میں موجود تھی۔ انقلابات زمانہ کے باعث نظروں سے اوجھل ہوگئی۔

اس سوال کا جواب ایران کے قدیم کتبات سے بھی مل گیا ہے۔ عہد حاضر میں ایران کے ساسانی دور کے کتبے بمشکل تمام پڑھے گئے۔ یہ تیسری صدی کے آخری ربع کے کتبات ہیں آج سے سترہ سو سال پہلے کی تحریری شہادت۔ کتبات ایران میں بدھوں اور برہمنوں کے ساتھ یہود (امت) ناصرا۔ ان کی آبادیوں اور مراکز کا ذکر ہے۔

تیسری صدی میں افغانستان اور شمالی مغربی ہندوستان کے بعض حصے سلطنت ایران کے تحت تھے۔ سندھ سے فرات تک ان کی حکومت تھی۔ ان علاقوں میں بنی اسرائیل آباد تھے اور امت ناصرا موجود تھی۔ یہ بات کتبات ایران کی رو سے آج حقیقت ثانیہ ہے یعنی بنی اسرائیل بھی مل گئے اور رَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ کی امت بھی۔ اب رہ گئی۔ حضرت مسیحؑ کی تشریف آوری۔ اس کی تصدیق و تائید بھوشیہ پران سے ہوتی ہے۔ اس میں لکھا ہے (شمالی مغربی ہندوستان پر مشتمل) یہ سارا جگت موسیٰ کے پیروکاروں سے بھرا ہوا ہے۔ پھر لکھا ہے کہ "عیسیٰ مسیح" "ہمالہ دیش" میں وارد ہوئے۔ اور اپنے دین کی تبلیغ کی۔ اس سے یہ پتہ لگ گیا ہے کہ ناصرا حضرت مسیحؑ ناصری کی امت کا نام تھا۔ ان تاریخی شواہد کی موجودگی میں طیب سلیم صاحب کے سوال کا جواب بالکل واضح ہے۔ بطیب خاطر قبول کیجئے۔

(باقی)

زندگی کی اصل غرض

خدا تعالیٰ کے لئے زندگی وقف کرنا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہے بلکہ تکلیف اور دکھ ہوگا۔ تب بھی میں اسلام کی خدمت سے رک نہیں سکتا۔ اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں۔ آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے۔ کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلب گار ہے۔ تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے۔ اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح اس کی روح بول اٹھے

اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا۔ خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا۔

پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔"

(الحکم نمبر ۱ جلد ۴ صفحہ ۳-۴ مورخہ ۳۱ اگست سنہ ۱۹۰۰ء)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

"اخبار الفضل"

خود خرید کر پڑھے۔ (مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ مسلم مشن سوئٹزرلینڈ کے زیرِ اہتمام اسلامی کانفرنس کا انعقاد

موضوع کی دلچسپی کی وجہ سے ہال سامعین سے پوری طرح بھرا ہوا تھا۔

سوئٹزرلینڈ کے ایک اخبار اور ایک نیوز ایجنسی کے مضامین کے اقتباسات

زیورک میں ۲۹ ستمبر کو احمدیہ مسلم مشن سوئٹزرلینڈ کے زیرِ اہتمام جو اسلامی کانفرنس منعقد کی گئی تھی اس کے بارے میں ایک اخبار میں چھپنے والی خبر کے اقتباسات گذشتہ روز ہدیۂ قارئین کئے گئے تھے۔ آج کی اشاعت میں ایک اور کثیر الاشاعت اخبار TAGES ANZEIGER کی یکم اکتوبر کی اشاعت کی خبر اور خبر رساں ایجنسی "یونین سنٹرل پریس" کے مضمون کے اقتباسات پیش ہیں۔ اس ایجنسی نے یہ مضمون متعدد اخبارات و رسائل کو بھجوایا ہے۔ مذکورہ بالا اخبار کی اشاعت ڈھائی لاکھ سے زائد ہے۔ یہ خبر دو کالمی تھی اور ۴۵ سطروں پر مشتمل تھی۔

ظفر اللہ خان کا زیورک میں خطاب

اسلام پر دلچسپ گفتگو

"اسلامی تحریک احمدیہ (جس کی زیورک میں ایک مسجد ہے) نے کانگریس ہاؤس میں ایک علمی جلسہ کا اہتمام کیا۔ تقریر کرنے والوں میں ایک جرمن نومسلم اور ایک ڈینش نومسلم مذہبی عالم اور زیورک میں کام کرنے والے شیخ ناصر احمد شامل تھے۔

مقررین میں نمایاں شخصیت ۸۶ سالہ سر محمد ظفر اللہ خان تھے جو ہندوستان میں انگریزی حکومت کے وقت سے "ماہر قانون دان"، پاکستان کے ڈپلومیٹ اور قرآن شریف کے انگریزی زبان میں مترجم ہیں۔

ان معدودے [?] چند معلوماتی تقاریر (جو کتابی شکل میں شائع ہوں گی) کے خاص پہلو اسلامی ریاست، اسلامی معاشرہ، اسلام کا اقتصادی نظام اور مرد و عورت کا یکساں مقام، تھے۔ سننے والوں نے اِسلام کو ایک ایسا نظام حیات پایا جو ہر بات میں اپنے آپ کو خدا کی طرف منسوب کرتا ہے، ایک ایسا نظریہ جو یہودیت اور قدامت پسند عیسائیت سے ملتا جلتا ہے یعنی طاقت اور دولت نسبتی چیزیں ہیں اور معاشرے کے غریب (اور کمزور) طبقہ کے حقوق کی حفاظت کا انتظام کیا گیا ہے۔ (اسلام کے نزدیک) سود کی ممانعت کے نتیجہ میں کوئی ایسا اقتصادی نظام قائم نہیں ہو سکتا جس کا اصل مقصود محض مادی خوشحالی ہو

سوال و جواب کے دوران زیورک شہر کے مرکزِ فنانس ہونے کی حیثیت سے اس شہر کے اقتصادی نظام کو موجودہ اقتصادی نظام کے خلاف جارحانہ اقدام محسوس کیا گیا۔"

"بحث و تمحیص کے دوران میں جو بعض اوقات بہت زور پکڑ جاتی تھی سامعین کے سامنے یہ بات بھی آئی کہ تحریک احمدیہ کو ماننے والوں کی تعداد ایک کروڑ ہے۔ اس تحریک کا عقیدہ ہے کہ اس کے بانی جو ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے، آخری زمانہ کے لئے مسیح اور آسمانی ہدایت کے پیغامبر تھے۔"

("TAGES ANZEIGER" یکم اکتوبر ۱۹۷۹ء)

(دینِ) اسلام پر ایک گہری نظر

مسجد زیورک کے زیرِ اہتمام اِن دنوں زیورک میں "(دینِ) اسلام پر ایک گہری نظر" (ISLAM IN FOCUS) کے موضوع پر مختلف لیکچروں کی ایک تقریب کا انتظام کیا گیا۔ موضوع کے دلچسپ ہونے کی وجہ سے کانگریس ہاؤس کا ہال سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ (اس تقریب میں) چار مقالے پڑھے گئے آخر میں وقفہ سوالات تھا جس میں بعض نکات پر مزید تبادلۂ خیالات کیا گیا۔ حد درجہ تنقید کرنے والی پبلک کی تشفی کے لئے یہ وقت کسی صورت میں بھی کافی ثابت نہ ہوا۔ بہت سے باعمل عیسائی ایسے تھے جنہیں اس تقریب میں معلوم ہوا کہ عیسائیت اور اسلام بہت سے امور میں ایک دوسرے سے مطابقت رکھتے ہیں۔ تاہم بعض امور میں بنیادی اختلاف بھی پایا جاتا ہے مثلاً عیسیٰ (علیہ السلام) کی حیثیت کے بارہ میں کہ آیا وہ (عیسائیوں کے عقیدہ کے مطابق) ابن اللہ تھے یا کہ (اسلام کی رُو سے) دوسرے رسولوں کی طرح ایک رسول تھے۔

"اسلامی سٹیٹ" کے موضوع پر ۸۶ سالہ سابق صدر عالمی عدالتِ انصاف دی ہیگ، سر محمد ظفر اللہ خان آف لندن نے تقریر کی۔ بقول ان کے قرآن میں دو قسم کی حکومتوں کا ذکر ہے جن کا مقصود و منتہا تو ایک ہی ہے لیکن حلقۂ عمل، اختیارات اور طریقِ عمل مختلف ہیں۔

اسلامی حکومت میں ساری طاقت خلیفہ کے ہاتھ میں ہے جو یا تو براہِ راست انتخاب سے یا اپنے سے پہلے خلیفہ کی نامزدگی سے اپنا عہدہ سنبھالتا ہے۔ خلیفہ کا فرض ہے کہ سیاسی اور انتظامی لحاظ سے بنیادی امور کے بارہ میں عوام کے منتخب نمائندوں سے مشورہ کرے، البتہ آخری فیصلہ وہ خود ہی کرے گا۔ خلافت ایک ایسا ادارہ ہے جو دینی اور دنیوی امور پر حاوی ہے

دوسری قسم کی حکومت وہ ہے جس کا سربراہ بھی عوام کا نمائندہ ہوتا ہے اور اس کے وہی فرائض اور ذمہ داریاں ہوتی ہیں جو ایک خلیفہ کی ہیں۔ اس کے عہدے کی مدت اور فرائض آئین میں متعین کر دیئے جاتے ہیں۔

اسلامی ریاست کے فرائض کسی بھی دوسری روشن خیال حکومت کے فرائض سے مختلف نہیں ہیں لیکن ان کی ادائیگی اُس روح کے ساتھ ہونی چاہیئے جسے اسلام اپنے ہر قسم کے اداروں اور نظاموں میں جاری کرنا چاہتا ہے۔ اس کا تفصیلی ذکر رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہدایات میں پایا جاتا ہے۔

اسلامی معاشرہ کے متعلق فرانکفورٹ سے آئے ہوئے ہدایت اللہ ہبش نے تقریر کی۔ اُنہوں نے بتایا کہ اسلام کے احکام کے مطابق ایک اسلامی معاشرہ کیسا ہونا چاہیئے۔ عبدالسلام میڈسن جو کوپن ہیگن (ڈنمارک) سے آئے تھے کے لیکچر کا عنوان "اسلام میں عورت کا مقام" تھا۔ اس لیکچر سے اُن بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو گیا جس کی وجہ سے اسلام میں عورت کو ایک نچلا درجہ دیا جاتا ہے۔

حقیقی طور پر دلچسپ انداز میں زیورک میں مقیم شیخ ناصر احمد نے اپنے خیالات کا اظہار "اسلام کے اقتصادی نظام" کے متعلق کیا۔ اسلام کا اقتصادی نظام تین بنیادی خیالات پر استوار کیا گیا ہے

۱۔ ملکیت کا اصل حق۔

۲۔ انسانی زندگی کا مجموعی (دنیوی، انفرادی مادی، روحانی) تصور۔

۳۔ اخلاقی اور مذہبی اقدار کی اہمیت

"اگر کوئی چیز میری ملکیت ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ مجھے اس پر لامحدود اختیارات حاصل ہیں۔ اسلامی نظریہ کے مطابق خوشحال طبقہ کے اموال میں غرباء کا بھی حق ہے۔ خواہ وہ اپنے اس حق کا مطالبہ نہ بھی کریں باہمی کشمکش اور سوشل اختلافات سے بچنے کے لئے اس حق کی ادائیگی کا انتظام مرکزی طور پر کیا جاتا ہے۔"

"انسان کو عالم کے مرکزی نقطہ کے طور پر پیدا کیا گیا ہے۔ ہر چیز جو دنیا میں موجود ہے۔ اس کا مقصد انسان کو اپنی قابلیتوں کی نشو و نما میں مدد دینا ہے۔ تخلیق کائنات جملہ قوانینِ قدرت اور مظاہرِ قدرت کا مقصد یہ ہے کہ انسان اپنے بلند پایہ مقصد کو حاصل کر سکے۔ خدا کے نزدیک انسان کا مقام اتنا اعلیٰ ہے کہ اُسے کسی دوسری مخلوق کے لئے قربان نہیں کیا جا سکتا جبکہ دوسری مخلوق اس کی بقائے حیات اور اس کی ترقی کی خاطر قربان کی جا سکتی اور کی جاتی ہے۔"

"اسلام کی یہ کوشش ہے کہ وہ طبقاتی اختلافات کو کم کرے۔ اس مقصد کے لئے وہ اپنے اقتصادی نظام کو بطور آلہ استعمال کرتا ہے۔ اسلام کا اقتصادی نظام کی بنیاد پانچ ستونوں پر رکھی گئی ہے۔

۱۔ سُود کی ممانعت

۲۔ مختلف اقسام کے ٹیکس، زکوٰۃ، عشر اور خمس وغیرہ

۳۔ قانونِ وراثت

۴۔ تجارت اور دوسرے پیشوں کو چلانے کے لئے ہدایات۔

۵۔ طوعی صدقہ و خیرات۔

اِسلام کے عائد کردہ ٹیکس اور دوسرے ذیلی اقدامات ہی ایک قائم رہنے والے اقتصادی نظام کی ضمانت دیتے ہیں لیکن ایسا نظام ایک دِن میں قائم نہیں کیا جا سکتا بلکہ تدریجی طور پر ہی نافذ کیا جا سکتا ہے۔"

("یونین سنٹرل پریس" - زیورک)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرکزِ احمدیت میں احمدی بچوں کے تین دِن

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے پینتیسویں سالانہ اجتماع کی رُوداد

(مرتبہ: مکرم سلطان احمد صاحب مبشر۔ ربوہ)

"تمہارا (احمدی بچوں کا۔ ناقل) مستقبل دنیا کے سارے بچوں سے زیادہ روشن ہے اس لئے کہ تمہیں خدا نے یہ وعدہ دیا کہ وہ تمہارے ذریعہ سے اسلام کو غالب کرے گا۔"

یہ خوشخبری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع پر احمدی بچوں کو دی۔

یہ سالانہ اجتماع جو مقدس مرکز احمدیت ربوہ میں منعقد ہوا اطفالِ احمدیہ کا پینتیسواں سالانہ اجتماع تھا۔

مہدی علیہ السلام کے درختِ وجود کی سرسبز اور ننھی منی کونپلوں نے اس بابرکت اجتماع میں پہلے سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر یہ ثابت کر دیا کہ "جماعتِ احمدیہ مرنے کے لئے نہیں بلکہ زندہ کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہے۔"

تاریخیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے ساتھ اس اجتماع کے لئے ۱۹، ۲۰، ۲۱ اخاء ۱۳۵۸ ہش بمطابق ۱۹، ۲۰، ۲۱ اکتوبر ۱۹۷۹ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخیں مقرر فرمائی تھیں۔ حضور کی منظوری کے فوراً بعد یعنی اجتماع سے تین ماہ قبل ہی اجتماع کی انتظامی تیاریاں شروع ہو گئیں۔

انتظامیہ

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ہدایت پر مکرم مرزا محمد الدین صاحب ناز (استاذ الجامعۃ الاحمدیہ) مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ جنہیں اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کا منتظم اعلیٰ مقرر کیا گیا تھا، نے ایک انتظامیہ تشکیل دی تاکہ گلستانِ احمدؑ کی ان نازک شاخوں کو انتظامی لحاظ سے کسی قسم کا گزند نہ پہنچے۔

٭

اطفال کی آمد

۱۷ اکتوبر سے ہی اطفال اس عظیم تربیتی اجتماع میں شرکت کرنے کے لئے آنے شروع ہو گئے۔ ۱۹ اکتوبر کی رات تک ۲۷۳۲ اطفال اپنا داخلہ ٹکٹ لے چکے تھے۔

محترم مرزا محمد الدین صاحب ناز منتظم اعلیٰ سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے اطفال سے پہلے دن یعنی ۱۹ اکتوبر کو خطاب فرمایا۔

خطاب سے قبل ربوہ کے مختلف محلّوں کے اطفال بینر اٹھائے، ذکرِ الٰہی کرتے اور حضرت خاتم الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے مقامِ اجتماع (جو دفاتر انصار اللہ کے لان میں بنایا گیا تھا) صبح آٹھ بجے سے ہی آنے شروع ہو گئے تھے۔ بیرونی مجالس کے اطفال بھی اس موقع پر شریک تھے۔

تلاوتِ قرآن مجید کے ساتھ یہ اجلاس ٹھیک سوا گیارہ بجے صبح شروع ہوا۔ سب سے پہلے اطفالِ احمدیت نے مکرم مہتمم صاحب اطفال کے ساتھ مل کر اپنا وعدہ دہرایا بعدہٗ ایک نظم پڑھی گئی جس کے بعد محترم ناز صاحب نے خطاب کیا اور قیمتی نصائح سے نوازا۔

اس کے بعد اطفال کو کھانا کھانے اور جمعہ وغیرہ کی تیاری کے لئے اجازت دی گئی جس کے بعد اطفال نے امام وقت کی امامت میں نمازِ جمعہ و عصر ادا کی۔

اجتماع کا افتتاح

نمازِ جمعہ و عصر کے بعد اطفال دوبارہ مقامِ اجتماع چلے آئے جہاں سے نظم و ضبط کے ساتھ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کی طرف رواں دواں ہو گئے جہاں پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے افتتاحی خطاب کے بعد خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات کا افتتاح ہوا۔

صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کی تقریر

اجتماع کے دوسرے روز یعنی ۲۰ اکتوبر بوقت پونے گیارہ بجے محترم مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اطفال سے خطاب فرمایا۔

آپ نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد اور پھر اس عہد کو نبھانے سے متعلق اطفال کو بتایا کہ کیسے حضرت علیؓ نے اپنی جان خطرے میں ڈال کر اپنے عہد کو تادمِ آخر نبھایا۔

آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ سے تین مرتبہ یہ وعدہ کہ "میں ہمیشہ سچ بولوں گا" اس لئے لیا ہے کہ آپ کو یہ احساس ہو کہ آپ نے ہر حال میں سچ بولنا ہے۔ ہر احمدی سچ بولتا ہے اور اس سے جھوٹ کی توقع بھی نہیں کی جا سکتی۔ اسی طرح سے آپ نے وعدہ کیا ہے کہ "خلیفۂ وقت کے تمام حکموں پر عمل کروں گا" اس لئے آپ کو حضور کی اطاعت کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

آپ نے فرمایا کہ اطفال کو اپنے ماں باپ اور بڑوں کی عزت کرنی چاہیئے اگر آپ کو اُن کی بات بُری بھی لگے تو آگے سے نہ بولیں کیونکہ وہ ہمیشہ آپ کے فائدہ کی سوچتے ہیں نہ کہ نقصان کی۔

آخر میں آپ نے کہا کہ اگر آپ سے کوئی یہ پوچھے کہ آپ کون ہیں؟ تو آپ کا جواب یہ ہونا چاہیئے کہ میں "احمدی مسلمان بچہ" ہوں۔ مغل، سید، شیخ وغیرہ تو بعد کی بات ہے۔

ایک مثالی احمدی مسلمان بچے کی بہت سی خصوصیات ہیں مثلاً ہر احمدی مسلمان بچہ سچ بولتا ہے، بڑوں اور ماں باپ کا کہا مانتا ہے، پنجوقتہ نماز پڑھتا ہے، اپنے وعدہ کا پاس کرتا ہے سو آپ کو بھی چاہیئے کہ

۱۔ سچ بولیں۔
۲۔ ماں باپ اور بڑوں کا کہا مانیں۔
۳۔ پنجوقتہ نماز پڑھیں۔
۴۔ اپنے وعدہ کا پاس کریں۔

تاکہ آپ اپنے آپ کو ایک مثالی احمدی مسلمان طفل کے رُوپ میں ڈھال سکیں۔

جناب صدر نے اُن تین کتابوں ("رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں"، "احمدی مسلمان بچوں کے لئے پیارے اسلام کی پیاری باتیں" اور "پیارے مہدیؑ کی پیاری باتیں") کا بھی تعارف کرایا جو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے نہایت دیدہ زیب کتابت و طباعت پر بچوں کیلئے شائع کی ہیں۔ آپ نے ان کی خریداری کی طرف بھی اطفال کو توجہ دلائی۔

صدرِ محترم کا خطاب ساڑھے گیارہ بجے ختم ہوا۔ (باقی)

مسابقت الی الخیرات کا جذبہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے تحریکِ جدید کے ذریعہ جماعت میں مسابقت الی الخیرات کا جذبہ اس طرح اجاگر کیا ہے کہ وہ ہر اس موقعہ پر جب کہ اشاعتِ اسلام کے لئے قربانیوں کا مطالبہ کیا جاتا ہے اپنا رنگ دکھاتا ہے۔ چنانچہ تحریکِ جدید کے لئے مالی قربانی کے میدان میں جماعت کراچی شروع ہی سے بفضلِ خدا ایک نمایاں مقام پا رہی ہے۔ اس سال پھر اس مخلص جماعت کا وعدہ مقدار کے لحاظ سے دیگر جملہ پاکستانی جماعتوں سے زیادہ ہے۔ اجتماع انصار اللہ کے موقع پر جماعت مذکورہ کے امیر مکرم چوہدری احمد مختار صاحب نے تحریکِ جدید کے سالِ نو کے لئے ۲،۲۵،۰۰۰ روپیہ کی پیشکش سے اپنی جماعت کو امتیازی مقام دلوایا۔ اسی طرح انفرادی طور پر بھی اس جماعت میں سبقت کا جذبہ کارفرما نظر آتا ہے۔ اس جماعت میں ایک مخلص دوست مکرم ڈاکٹر ایس۔ اے۔ انصاری صاحب کا وعدہ گیارہ ہزار روپیہ کے قریب تھا۔ چنانچہ اسی جماعت کے ایک اور مخلص دوست مکرم محمد شریف صاحب بانی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں تحریکِ جدید کے لئے بارہ ہزار روپیہ کی پیشکش کا ثواب حاصل کیا ہے جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

وصایا

ضروری نوٹ :-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت سے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر آگاہ فرمائیں -
(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسل نمبر ۲۴۳۰۶ :-
میں جمال دین ولد باغ دین صاحب قوم راجپوت پیشہ مزدوری عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن گنج مغلپورہ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۷/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵۰/- روپیہ ہے - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے -
میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں -
العبد - جمال دین مکان نمبر ۱ گلی نمبر ۶ گنج مغلپورہ لاہور -
گواہ شد - محمد انوار الحق ولد عبد الحق صاحب ناظم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور -
گواہ شد - نور الحق مظہر وصیت نمبر ۱۴۳۲۸

مسل نمبر ۲۴۳۰۷ :-
میں امانت بی بی زوجہ ماسٹر رشید احمد صاحب قوم لودھی پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۷/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :-
حق مہر بصورت ڈنڈیاں ۱/۲ تولہ مالیتی ۲۰۰/- روپے
زیور طلائی ایک تولہ ۳ ماشہ مالیت ۱۵۰۰/- روپے -
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں - اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی -
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے -
میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں -
العبد - امانت بی بی اہلیہ ماسٹر رشید احمد صاحب چونڈہ ضلع سیالکوٹ -
گواہ شد - محمد اسمٰعیل بٹ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چونڈہ -
گواہ شد - ملک محمد اقبال زعیم انصار اللہ چونڈہ وصیت نمبر ۱۴۳۴۳

مسل نمبر ۲۴۳۰۸ :-
میں عرفان احمد ولد ناصر احمد صاحب قوم پاکستانی پیشہ لوہار ترکھان - عمر ۱۸ ۱/۲ سال پیدائشی احمدی ساکن مغلپورہ ضلع لاہور - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۷/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۳۰/- روپے ہے - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں - اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے -
میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں -
العبد عرفان احمد ولد ناصر احمد صاحب مکان نمبر ۱۸ حسین سٹریٹ نمبر ۳ مغلپورہ لاہور -
گواہ شد - ملک مظفر احمد وصیت نمبر ۱۶۱۶۴ -
گواہ شد - کرامت اللہ وصیت نمبر ۱۵۱۸۹

مسل نمبر ۲۴۳۰۹ :-
میں امتیاز اختر زوجہ بشارت احمد صاحب عزیز قوم نوشاہی پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۷/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے -
۱- حق مہر وصول شدہ ۱۰۰۰/- روپے -
۲- مشین سلائی ایک عدد ۶۰۰/- "
۳- ٹیلی ویژن ایک عدد ۳۰۰۰/- "
۴- زیور طلائی ایک تولہ ۶ ماشہ ۲۱۰۰/- "
۵- گھڑی مالیتی ۲۰۰/- روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں - اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی -
میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں -
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے -
العبد - امتیاز اختر ۳/۵ دار الرحمت وسطی ربوہ -
گواہ شد - بشارت احمد عزیز (خاوند موصیہ)
گواہ شد - مرزا عبد السمیع صدر محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ وصیت نمبر ۱۱۴۳۵

مسل نمبر ۲۴۳۱۰ :-
میں سردار بی بی بیوہ چوہدری جہان خان صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۷۶ سال پیدائشی احمدی ساکن شیخ پور ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۷/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے
۴ کنال زرعی اراضی واقع شیخ پور مالیتی ۴۰۰۰/- روپے
حق مہر مبلغ ۱۰۰۰/- روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی -
میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہیں ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں -
اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے سالانہ آمد بصورت زمین ہے - میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی - میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے -
العبد - سردار بی بی بیوہ چوہدری جہان خان صاحب شیخ پور وڑائچ ضلع گجرات -
گواہ شد - محمد شفیع صدر جماعت احمدیہ شیخ پور وصیت نمبر ۱۴۳۱۲ -
گواہ شد - سید اکبر علی شاہ سیکرٹری تحریک جدید شیخ پور وصیت نمبر ۲۲۵۲۶

مسل نمبر ۲۴۳۱۲ :-
میں مولوی سردار علی ولد عمر الدین صاحب قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۳۳ء ساکن چک ۱۹۴ ر.ب ضلع فیصل آباد - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۷/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :-
۴ ایکڑ زمین سیم زدہ ۲۰,۰۰۰/- روپے
۴۰۰/- روپے ایک دوکان میں بطور حصہ لگائے ہیں -
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں - اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی -
میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں -
اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار آمد بصورت دوکان ہے - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا - میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے -
العبد - سردار علی چک ۱۹۴ ر.ب لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد -
گواہ شد - جمال الدین مربی چک ۱۹۴ ر.ب لاٹھیانوالہ -
گواہ شد - محمد علی صدر جماعت احمدیہ لاٹھیانوالہ -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انعاماتِ الٰہی کے حصول کا زمانہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہمارا فرض ہے کہ ہم جماعت کے ہر فرد کے اندر قربانی اور ایثار کا مادہ پیدا کریں۔۔۔۔۔ اگر ہمارے اندر یہ رُوح پیدا نہ ہوئی تو ہو گا وہی جو خدا تعالیٰ نے کہا ہے۔ مگر جو شخص ان قربانیوں میں حصّہ نہیں لے گا وہ اور اس کا خاندان ان نعمتوں سے محروم رہ جائے گا جو اس دَور کے ساتھ مخصوص ہیں"

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ مذکورہ بالا بابرکت ارشاد کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ کے خصوصی انعامات کے حصول کے لئے تحریک جدید کی تمام مالی تحریکات تراجم قرآن مجید، اشاعت اسلام اور تعمیر مساجد کے فنڈز میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

P.A.F. کالج سرگودہا میں داخلہ اور فائٹر پائلٹ

میٹرک فرسٹ ڈویژن (فزکس، کیمسٹری، اختیاری ریاضی / بائیولوجی / یا آرٹس فرسٹ ڈویژن کم از کم ستر فیصدی نمبر) عمر ۲ر فروری ۱۹۸۰ کو ۱۵ سے ۱۷ سال۔ چار سالہ تعلیم کے بعد ایک سال فضائی تربیت۔ تعلیم ایف ایس سی۔ بی ایس سی تک دلوائی جائے گی۔

طریقہ انتخاب۔ ماہانہ تنخواہ وغیرہ کے متعلق تفصیلات اخبار "نوائے وقت" $\frac{11}{79}$/۱۱ ملاحظہ فرمائیں۔

انٹرویو روزانہ صبح ۸ بجے۔ آخری تاریخ ۳۰ر نومبر ۱۹۷۹ء۔

مزید تفصیلات کے لئے P.A.F. انفارمیشن اور سلیکشن سنٹرز پشاور۔ ڈیرہ اسماعیل خان۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ فیصل آباد۔ ملتان۔ بہاولپور۔ سکھر۔ حیدرآباد۔ کراچی۔ کوئٹہ سے رجوع کریں۔

(ناظر تعلیم)

انصار اللہ کی ذمہ داری

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ایک موقعہ پر انصار اللہ کو ارشاد فرمایا:۔

"آپ کا نام انصار اللہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ جہاں تک ہو سکے آپ دین کی خدمت کی طرف توجہ کریں۔ اور توجہ مالی لحاظ سے بھی ہوتی ہے اور دینی لحاظ سے بھی ہوتی ہے"

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہو چکا ہے۔ ہمارے انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ وہ اس کے مالی جہاد میں بھرپور تعاون فرما کر اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہوں اور حضور پُرنور کی خصوصی دعاؤں کے مستحق بنیں۔

(قائد تحریک جدید انصار اللہ مرکزیہ)

احباب چندہ وقفِ جدید ادا فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"وقفِ جدید اچھا کام کر رہی ہے لیکن اس کے کام میں بھی حُسن پیدا ہونا چاہیئے"

آپ بھی اپنا چندہ وقفِ جدید حتی المقدور اضافہ کے ساتھ ۳۱ر دسمبر سے قبل ادا کر کے ثواب دارین حاصل فرمائیں۔

مرزا طاہر احمد ناظم مال
وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جدید سہولتوں سے آراستہ ہاؤسنگ سکیم

بکنگ جاری ہے
احمدی بھائیوں کیلئے مخصوص بلاک بکنگ جاری ہے
اور خاص رعایت

سنی پارک

خصوصیات

لاہور کے اس خوبصورت علاقے میں ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے ہر منصوبہ ضرورت پوری کرنے کے لئے ۱۰ مرلے، ۱۶ مرلے، ایک کنال، ۴ کنال سے زائد رہائشی و کمرشل پلاٹس بنائے گئے ہیں۔ سرسبز و شاداب علاقہ، وسیع چلڈرن پارک۔ طبی و تعلیمی سہولتوں کیلئے سکول، ہسپتال، مسجد، مہذب ماحول، وسیع و عریض شاپنگ مرکز۔ ہر بلاک میں کمرشل پلاٹس، کشادہ سڑکیں۔ ہر قسم کی چھوٹی بڑی ٹرانسپورٹ میسر ہے۔

محلِ وقوع ـــ مختلف رہائشی سکیموں اور جوہر ٹاؤن کے مرکز میں واقع ہے۔ نیو کیمپس سے دو میل کے فاصلہ پر اور ملتان روڈ سے رائے ونڈ روڈ پر ایک میل کے فاصلہ پر۔ مزید معلومات کے لئے پراسپیکٹس حاصل کریں۔ رابطہ کے لئے فون ۴۱۳۶۱۶ ایک تا ۳ بجے۔ جمعہ کے دن بھی آفس کھلا رہے گا۔

گل ہاؤسنگ پراجیکٹ خالد ہاؤس بالمقابل گرینڈ بیٹری
ملتان روڈ لاہور

سائٹ پلان سنی پارک